سوال

(589)تارک نماز اور تارک جماعت

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

تارک نماز کے بارے میں کیا حکم ہے؟ نیز نماز باجماعت ادا کرنے کے بارے میں کیا حکم ہے؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!
الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

کمیٹی نے استفتاء کے مطالعہ کے بعد اس کا درج ذیل جواب لکھا:

نماز شہادتین کے بعد اسلام کے ارکان خمسہ میں سے سب سے اہم رکن ہے۔ تو شخص اس کے وجوب کا انکار کرتے ہوئے اسے ترک کردے تو تمام مسلمانوں کے اجماع کے مطابق وہ کافر ہے۔ اور جو شخص محض غفلت اور سستی کی بنا پر ترک کرے علماء کے صحیح قول کے مطابق وہ کافر ہے اور اس قول کی اصل بنیاد وہ حدیث ہے جسے امام مسلم نے اپنی ''صحیح ''میں ان الفاظ میں روایت کیا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«بین الرجل وبین الکفر والشرک ترک الصلوة» (صحیح مسلم)

''آدمی اور کفر و شرک کے درمیان فرق، ترک نماز سے ہے۔''

نیز وہ روایت کہ جسے امام احمد نے ''مسند''میں اور ترمذی نے ''جامع''میں روایت کیا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«العهد الذي بيننا وبينهم الصلاة فمن تركها فقد كفر»

''ہمارے اور ان (کفار و مشرکین) کے درمیان عہد، نماز ہے جو اسے ترک کردے وہ کافر ہے۔''

باقی رہا نماز باجماعت ادا کرنا تو یہ بھی واجب عین ہے جیسا کہ کتاب وسنت کے دلائل سے ثابت ہے مثلاً ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَإِذا كُنتَ فيهِم فَأَقَمتَ لَهُمُ الصَّلوٰةَ فَلتَقُم طائِفَةٌ مِنهُم مَعَكَ وَليَأخُذوا أَسلِحَتَهُم ... ١٠٢ سورة النساء

''اور(اے پیغمبر!)جب تم ان(مجاہدین کے لشکر)میں ہواوران کونماز پڑھانے لگوتوچاہئے کہ ان کی ایک جماعت تمہارے ساتھ مسلح ہوکرکھڑی رہے''

اس آیت کریمہ میں اللہ سبحانہ وتعالیٰ نےاپنے نبی کریم حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کویہ حکم دیاکہ آپ حالت خوف میں بھی نماز باجماعت ادافرمایئں تویہ اس بات کی دلیل ہے کہ حالت امن میں نماز باجماعت اداکرناتوبالاولی فرض ہے سنت سے اس کی دلیل یہ ہے کہ صحیح مسلم میں حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی ہے کہ ایک نابینا آدمی نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا''یارسول اللہ!(صلی اللہ علیہ وسلم)میرے پاس کوئی معاون نہیں جومجھے مسجد میں لے جائے توکیامیرےلئے گھرمیں نمازاداکرنے کی رخصت ہے؟''تونبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«ہل تسمع النداء بالصلاۃ؟قال نعم:قال فاجب» (صحیح مسلم)

''کیاتم نماز کےلئےاذان سنتے ہو؟''تواس نے کہا''جی ہاں''آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا''پھراذان کی آوازپرلبیک کہو۔''

مسند احمد کی ایک روایت میں الفاظ یہ ہیں کہ:

«لااجدلک رخصۃ» (سنن ابی داود)

''نہیں میں تمہارےلئےکوئی رخصت نہیں پاتا۔''

تواس حدیث سے معلوم ہواکہ جب ایک نابینا آدمی کےلئےترک جماعت کی رخصت نہیں توبینا کےلئے توبالاولیٰ یہ رخصت نہیں اوراس کی تایئد اس حدیث سے بھی ہوتی ہے جس میں یہ ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان لوگوں کے گھروں کوآگ لگادینے کاارادہ فرمایاتھاجومسجد میں نماز باجماعت اداکرنے کےلئے نہیں آتے اورظاہر ہے کہ جوشخص کسی امر مستحب یافرض کفایہ سے پیچھے رہے تواسے تواس طرح کی سرزنش نہیں کی جاسکتی۔(وصلی اللہ نبینا محمد وآلہ وصحبہ وسلم)(فتویٰ کمیٹی)

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ اسلامیہ : جلد1

صفحہ نمبر 473

محدث فتویٰ